پاکستان میں روایتِ نعت: ریاض ندیم نیازی کے اسلوبِ نگارش کا تجزیاتی مطالعہ

Tradition of Na'at in Pakaistan: An Anlytical study of Riaz Nadeem Niazi's versatile way of writing

Maria Gulam Rasool
M.Phil Scholar, Government College Women University, Faisalabad:
mariaghulamrasool123@gmail.com

Dr. Shazia
Assistant Professor, Government College women University, Faisalabad:
shaziz.adnan81@gmail.com

Ayesha Ramzan
M.Phil Scholar, Government College Women University, Faisalabad:
ayesharamzan933@gmail.com

Abstract:
Obeying the God and praising the holy life of Hazrat Muhammad (SAW) can be termed as Naat. Since the time of Holy Prophet Hazrat Muhammad (SAW), not a single moment has been passed in this world, which has not seen the praises of holy Prophet (SAW). All time someone in this world is praising the glory of messenger of God with whole heartedly. Because the almighty Allah has promised himself to praise the highness of holy Prophet (SAW). One of such person is Riaz Nadeem Niazi who has shown his love to the Holy Prophet (SAW) with poetic verses. His Naatia Poetey is Decorated with the beautiful words to describe the worthiness of Hazrat Muhammad (SAW). Moreover his poetry has opened many avenues for the scholars to explore and praise the various life aspects of messenger of God.

Keywords: *Annihilated, Na'at, Poetry, Riaz Nadeem Niazi,*

مدحت وثنائے مصطفیٰ ﷺ وہ قدیم باب ہے کہ جو ازل سے ابد تک جاری وساری ہے، یہ ثناء کبھی عرشِ بریں پر ربِ ذوالجلال نے روبروئے مجتبیٰ ﷺ بیان کی تو کہیں قرآنِ عظیم کے ایک ایک لفظ کو نعتِ مصطفیٰ ﷺ کا پیکر بنا کر نازل فرمادیا، پھر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے لیکر رہتی دنیا تک کے عشاقِ مصطفیٰ ﷺ کی مودّت کا منہ بولتا ثبوت ٹھری، یوں رسول اللہ ﷺ کی ذات کے گرد گھومتے متنوع پیراہن میں لپٹے پیرائے جو کبھی سیرتِ مصطفیٰ ﷺ

کا اجمالی اظہار اور کہیں غلامیٔ رسول اللہ ﷺ کا مہکتا عنوان بن کر نعت کہلانے لگے۔ اسی سے متعلق ریاض حسین چوہدری لکھتے ہیں:

نعت کیا ہے، قصرِ حسن و عشق کی تکمیل ہے
نعت کیا ہے، حکمِ ربی کی فقط تکمیل ہے
نعت کیا ہے، عشق کے ساغر میں غرقابی کا نام
نعت کیا ہے، میرے ہر جذبے کی سیرابی کا نام
نعت ابوابِ محبت کا جلی عنوان ہے
ہم غلامانِ پیمبر کی یہی پہچان ہے
نعت کیا ہے، دست بستہ ان کی دربانی کا نام
نعت کیا ہے، روضۂ اقدس پہ حیرانی کا نام
نعت کیا ہے، نکہتوں کی سرزمیں کا تذکرہ
نعت کیا ہے، سب حسینوں سے حسیں کا تذکرہ[1]

جب ہم پاکستان کے ادبی منظر نامے پر نظر ڈالتے ہیں اور مقدس و پاکیزہ اصنافِ سخن حمد و نعت و منقبت اور سلام کے حوالے سے دیکھتے ہیں تو ہمیں ایک سے بڑھ کر ایک وہ عاشقِ رسول ﷺ نظر آتا ہے جس نے اپنی زندگی حمد و نعت کے لیے وقف کر کے فنا فی النعت ہو گیا ہے ایسے عشّاقِ رسولِ اکرم ﷺ سے پاکستان کا ہر قریہ، کوچہ، قصبہ، گاؤں، شہر، تحصیل، ضلع اور صوبہ بھرا پڑا ہے جو اللہ رب العزت کی منظوم حمد و ثنا کرنے میں مگن و مصروف ہے۔ اُس کی لگن و جستجو کا یہ عالم ہے کہ وہ چلتے پھرتے، اُٹھتے بیٹھتے، سوتے جاگتے اور تصورات و خیالات میں مناظرِ فطرت کو راسخ کیے ہوئے ہے اور حیات و کائنات پر نظریں جمائے ہوئے۔ وہ اپنے دل میں تصورِ خدا، دماغ میں عظمتِ رسول ﷺ اور آنکھوں میں مدینے کی زیارت کی تمنا لیے ہوئے ہے اور وہ نبیِ مکرم ﷺ کے عشق میں روتا رہتا ہے اور نعت میں اپنے تقدیسی خیالات کا اظہار کرتا رہتا ہے۔

---

[1] ریاض حسین چوہدری، رزقِ ثناء، رضا پرنٹرز، لاہور، ۱۹۹۹ء، ص:۴۷
ryāḍ ḥsyn čwhdry , rzq ṯnāʾ,rḍā prntrz,lāhwr,1999, p:47

میں ایسے ہی ایک حمد و نعت گو شاعر جناب ریاض ندیم نیازی کو جانتی ہوں جنھوں نے حمد و نعت گوئی کو اپنی زندگی کا وتیرہ، جینے کا سہارا اور زیست بسر کرنے کا شعار بنایا ہُوا ہے۔ ندیم نیازی کا تعلق پاکستان کے صوبہ بلوچستان کے گرم شہر سبی سے ہے اِس سنگلاخ زمین سے جڑے نعت گو شاعر نے جنابِ سیدِ ابرار، پیکرِ انوار، مونس و غم خوار حضورِ اکرم نورِ مجسم ﷺ کی شان میں ایسی ایسی نعتیں اور مدحتیں منظوم کی ہیں کہ اُنھیں خوش گلو نعت خوانوں نے خوش الحانی سے ادا کیا تو اُن کی آواز سے بلوچستان کے پہاڑ گونج اُٹھے، وادیاں رسولِ مقبول ﷺ کے ترانوں سے لہلہا اُٹھیں، دشت و صحرا میں ابرِ رحمت برسا تو میدان جل تھل ہو گئے اور چمن زاروں میں بہارِ جاوداں نے تسلط جما لیا ایسے میں خزاں دور ویرانوں اور بیابانوں میں منہ چھپانے چلی گئی۔ آج ندیم نیازی کی نعتیں پاکستان کے بچے بچے کی زبان پر جاری ہیں اور نعت خواں محافلِ میلاد میں پڑھتے اور سامعین کے دلوں کو گرماتے رہتے ہیں۔

اہلِ نقد و نظر اپنی گفتگوؤں اور تحریروں میں پیش گوئی کر چکے ہیں کہ جناب ریاض ندیم اور اُن کے کلام کی قبولیت کا یہ "ہنگامہ" وقتی و عارضی نہیں ہے۔ سبب یہ کہ اس شہرت کی بنیاد شاعر کا وسیع علم، عمیق مشاہدہ اور اپنے فن پر مضبوط گرفت ہے۔ اُن کی ادبی بقا کے امکانات کا سرچشمہ خارج میں نہیں اُن کے شفاف باطن میں ہے۔ آپ کے اسی شہرے نے مجھے آپ کا انٹرویو لینے پر مجبور کیا تا کہ میں آپ کی زندگی اور نعت گوئی سے متعلق عوام الناس کو آگاہ کر سکوں ذیل میں آپ کی حیات کا مختصر خاکہ پیشِ نظر ہے:

س: آپ کہاں پیدا ہوئے اور آپ کی تاریخِ پیدائش کیا ہے؟

ج: میں بلوچستان کے شہر سبی میں ۱۳ اگست ۱۹۶۸ء کو پیدا ہوا، اور یہیں مستقل سکونت اختیار کی۔

س: اپنی تعلیم کے بارے میں آگاہ کیجیے۔

ج: میں نے بلوچستان یونیورسٹی کوئٹہ سے ایم۔اے صحافت کی ڈگری حاصل کی۔

س: اپنی ازدواجی زندگی سے متعلق آگاہ کیجیے۔

ج: میری شادی سن ۲۰۰۰ء میں ہوئی، اور میرے دو بچے ہیں، بڑی صاحبزادی کا نام آمنہ ریاض اور صاحبزادے کا نام محمد عثمان علی نیازی ہے۔ دونوں ہی تعلیم سے گہرا شغف رکھتے ہیں۔[2]

---

[2] انٹرویو، ماریہ غلام رسول، ریاض ندیم نیازی، تعارف، بلوچستان، ۲۷ ستمبر ۲۰۲۳ء بروز جمعرات، بوقت رات 11:00 بجے

س: آپ چونکہ پائے کے نعت گو شاعر ہیں تو گھر میں یقیناً نعتیہ ماحول پروان چڑھا ہو گا تو کیا آپ کے بچوں میں سے بھی کوئی نعت گوئی کا رجحان رکھتا ہے؟

ج: جی ہاں! میری صاحبزادی نہایت خوش الحان نعت خواں ہیں، اس حوالے سے انہوں نے قومی، صوبائی اور ضلعی سطح پر کئی مقابلوں میں بھی حصہ لیا ہے، اور کل پاکستان مقابلہ نعت میں انہوں قومی سطح پر تیسری پوزیشن حاصل کی ہے۔

س: شاعری کا شوق کب پیدا ہوا؟ اور نعتیہ شاعری کا آغاز کب کیا؟

ج: ادبی میدان میں میری دلچسپی بچپن سے ہی رہی ہے، چھٹی ساتویں جماعت میں میں بچوں کی کہانیاں لکھا کرتا تھا کبھی کبھار افسانے بھی زینتِ قرطاس بنے۔

شاعری پڑھنے اور لکھنے کا شوق بھی میری زندگی میں روزِ اول سے ہی سرایت کیے ہوئے تھا اور اپنے بھائی کو محلے کی مسجد میں نعت پڑھتا دیکھتے ہوئے میرے اندر بھی عشقِ مصطفیٰ ﷺ کی کرن نمودار ہوئی، یوں آہستہ آہستہ شعراء کا کلام پڑھنا شروع کیا اور پھر میرے کالج کے استاد پروفیسر عبد اللہ صاحب نے ایک دن مجھے کہا کہ تم خود بھی شاعری شروع کرو ان کی اس حوصلہ افزائی نے مجھے مزید تقویت دی اور یوں ۱۹۸۱ء سے نعتیہ شاعری کا ایک سلسلہ شروع ہوا اور اسی انہماک کے زیرِ سایہ میں نے پہلی نعت ۱۹۸۳ء میں تحریر کی۔

س: آپ نے اپنی تعلیم ایم-اے صحافت کے ذریعے مکمل کی تو کیا آپ اس حوالے سے بھی کوئی سرگرمی انجام دے رہے ہیں؟

ج: جی ہاں! میں ۱۹۹۱ء سے جیو نیوز کا نمائندہ ہوں۔

س: نعتیہ شاعری کے علاوہ اور کونسی اصناف میں شاعری کر چکے ہیں؟

ج: نعتیہ صنفِ سخن کے علاوہ میری دلچسپی غزل، مناقب و اسلام اور نظم جیسے بہترین اصنافِ سخن میں بھی ہے یہی وجہ ہے کہ میں نے ان میں بھی قلم آزمائی کی ہے۔

س: کیا آپ کی دوسری اصنافِ سخن میں بھی نعتیہ عکس موجود ہے؟

āntrwyw , māryh ġlām rswl, ryāḍ ndym nyāzy, tʿārf, blwčstān, 27 september 2023 brwz ğmʿrāt,bwqt rāt 11:00PM

ج: جی ہاں! میں نے جس بھی صنف میں طبع آزمائی میں اس میں بفضلِ الٰہی خود بخود ہی حمدیہ اور نعتیہ اشعار بھی شامل ہوگئے، میرا خیال ہے یہ مجھ پر خدا کا احسان ہے۔

س: اب تک کونسے شعری مجموعے تخلیق کر چکے ہیں؟

ج: میں نے بہت سے نعتیہ مجموعے تخلیق کیے ہیں جن میں "خوشبو تیری ﷺ جوئے کرم"، "ہوئے جو حاضر درِ نبی ﷺ پر" اور "بحرِ تجلیات" نمایاں ہیں۔

س: آپ کے کتنے نعتیہ مجموعے مرتب ہو چکے ہیں؟

ج: میرے اب تک تقریباً ۲۰ سے ۲۵ نعتیہ انتخاب شائع ہو چکے ہیں۔

س: آپ نے نعتیہ ادب میں گراں قدر خدمات انجام دیں ہیں تو کیا اس حوالے سے آپ کو اعزازات سے نوازا گیا ہے؟

ج: جی ہاں! مجھے قومی اور صوبائی سطح پر بہت سے اعزازات سے نوازا گیا ہے ان میں " قومی صدراتی سیرت ایوارڈ (۱۴۴۱ھ، ۱۴۳۷ھ) "، "صوبائی سیرت ایوارڈ حکومتِ پنجاب (۱۴۴۴ھ، ۱۴۳۷ھ)"، "علامہ اقبال صوبائی ادبی ایوارڈ حکومتِ بلوچستان (۱۴۴۳ھ، ۱۴۳۸ھ)"، "بہارِ ریاض ایوارڈ (۲۰۱۶ء)"، "سید ریاض الدین سہروردی ایوارڈ (۲۰۱۹ء)"، " محسن نقوی انٹر نیشنل ادبی ایوارڈ (۲۰۱۰ء)"، "خدمتِ خلق ابدی ایوارڈ (۲۰۱۰ء)"، "الوکیل کتاب ایوارڈ (۲۰۱۲ء)"، " فقیرانِ مصطفیٰ ﷺ نعت ایوارڈ (۲۰۱۴ء)"، " فروغِ نعت ایوارڈ (۲۰۲۳ء)"، " جسنِ بہاراں ایوارڈ (۲۰۲۳ء)" اور " کوکب و آزاد ایوارڈ پشاور (۲۰۲۳ء) وغیرہ نمایاں ہیں۔[3]

ریاض ندیم نیازی کی نعت گوئی:

پاکستان میں نعت نگاری کا جائزہ لیا جائے تو مظفر وارثی، سیّد ریاض الدین سہروردی، اقبال عظیم، حفیظ تائب، مسرور کیفی، محمد اعظم چشتی، منور بدایونی، محمد علی ظہوری، سیّد صبیح الدین رحمانی، صائم چشتی، ناصر چشتی، اعجاز رحمانی اور مقصود علی شاہ کے بعد اچھی اور عمدہ نعت گوئی میں ریاض ندیم کا نام سامنے آتا ہے۔ ابن انشاء نے مزاح کے حوالے

---

[3] انٹرویو، ماریہ غلام رسول، ریاض ندیم نیازی، تعارف، بلوچستان، ۳ اکتوبر ۲۰۲۳ء بروز جمعرات، بوقت صبح 10:00 بجے
āntrwyw , māryh ġlām rswl, ryāḍ ndym nyāzy, tʿārf, blwčstān, 3october 2023 brwz ğmʿrāt,bwqt ṣbḥ 10:00pm

سے اس عہد کو مشتاق احمد یوسفی کا عہد کہا تھا اور آج میں بلا مبالغہ بڑے فخر اور انبساط سے کہہ سکتی ہوں کہ ہم نعت گوئی کے حوالے سے عہدِ ریاض ندیم نیازی میں جی رہے ہیں۔

ریاض ندیم نیازی کے ویسے تو دو درجن سے زائد مجموعہ ہائے کلام شائع ہو کر داد و تحسین وصول کر چکے ہیں، مگر اِن میں مندرجہ رے اس مضمون کا مرکز و محور اور منشا و مقصد ہیں:

ذیل وہ پانچ مجموعہ ہائے نعت شامل ہیں جو می

۱۔ خوش بوتری ﷺ جوئے کرم

۲۔ ہوئے جو حاضر درِ نبی ﷺ پر

۳۔ بحرِ تجلیات

۴۔ جو آقا ﷺ کا نقشِ قدم دیکھتے ہیں

۵۔ چمن زارِ حمد و نعت

مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ندیم نیازی کے اِن پانچوں مجموعہ ہائے نعت کا فرداً فرداً جمالی جائزہ پیش کیا جائے۔ ملاحظہ فرمائیں:

۱۔ "خوش بوتری ﷺ جوئے کرم"

تعارف:

ریاض ندیم نیازی کا پہلا نعتیہ مجموعہ "خوش بوتری ﷺ جوئے کرم" ۲۰۱۰ء کو ماورا پبلشرز، لاہور نے شائع کیا جسے سیالکوٹ کی ادبی تنظیم نے "محسن نقوی انٹر نیشنل ادبی ایوارڈ" بھی ۲۰۱۰ء ہی میں دیا۔

اسلوب:

اِس مجموعہ نعت میں شامل نعتیں پڑھنے کے بعد احساس ہوتا ہے کہ ندیم نیازی نے اپنی نعت گوئی میں اندازِ تخاطب میں بہت احتیاط سے کام لیا ہے اور بڑے مؤدبانہ انداز میں بات کی ہے اِس لیے یہ بات پورے وثوق سے کہی جا سکتی ہے کہ اُن کا اُسلوبِ بیان نہایت مہذب ہے، کیوں کہ وہ اسلامی تہذیب اور شریعت سے واقف ہیں اِسی لیے اُنھوں نے حضورِ اکرم ﷺ کی نعت لکھتے ہوئے مؤدب انداز استعمال کیا ہے اور اِسی لیے اُن کی نعت کے ہر ہر مصرعے اور مکمل شعر سے والہانہ عقیدت کا اظہار سامنے آتا ہے اور عشقِ رسول اکرم کی چاشنی محسوس کی جا سکتی ہے۔ نعت

میں الفاظ کا چناؤ، ردیف کا انتخاب اور موضوعات سے اُن کی علمیت اور ذہنی بالیدگی کا بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ اُنھوں نے اپنی نعت میں کس قدر والہانہ پن کے بے کراں سمندر میں غرق ہو کر نعتیں کہی ہیں۔

نعت تذکرہ سیرتِ مصطفیٰ ﷺ کا نام:

آپ اصل نعت اس نعت کو قرار دیتے ہیں جس میں حضور نبیِ کریم ﷺ ،رؤوف ورحیم ﷺ کی سیرت کو مرکز و محور بنایا گیا ہو۔ ورنہ تقدیسی ادب میں دیگر اصنافِ سخن حمد، منقبت، سلام، مسدس، مرثیہ، نوحہ، استغاثہ، حمدیہ و نعتیہ رباعیات، قطعات، ہائیکوز، ماہیے، ترویناں، دوہے، ثلاثی، سہ گانیاں، چوکھمبیاں، مناجات اور حمدیہ و نعتیہ و منقبتیہ قصیدہ شامل ہے۔ اِن تمام اصنافِ سخن میں مختلف اسلامی شعار، اسلامی شریعت اور اسلامی شخصیات کا اظہار مؤثر انداز سے ہوتا رہا ہے اور ہو رہا ہے، مگر نعت کا لفظ صرف حضورِ اکرم نورِ مجسم ﷺ کی مدحت کے لیے مخصوص ہو چکا ہے جس میں صرف اور صرف حضور نبیِ کریم ﷺ ہی کا ذکر کیا جاتا ہے۔ یہ ذکر چاہے اُن کی عبادات کا ہو یا غزوات کا، اُن کے چال چلن کا ہو یا حُسنِ اخلاق کا، اُن کی گفتار کا ہو یا کردار کا، اُن کی صورت کا ہو یا سیرت کا، اُن کی معاملہ فہمی کا ہو یا جنگی حکمتِ عملی کا، اُن کے سراپے کا ہو یا معجزات کا، اُن کی تبلیغِ دین کا ہو یا صبر و قناعت کا، اُن کی سادگی کا ہو یا اُن کے چہرے کی روشنی کا، اُن کی کالی کالی زلفوں کی خوش بو کا ہو یا پسینے کی مہک کا، غرض نعت کا بنیادی مقصد حضور ﷺ کی خالص مدحت ہے۔

آیئے اِس ضمن میں ریاض ندیم نیازی کے نعتیہ مجموعے "خوش بو تری جوئے کرم" سے چند نعتیہ اشعار ملاحظہ کرتے ہیں:

اعجازِ نعتِ سرورِ کونین دیکھیے
خوش بو مثالِ "جوئے کرم" پھیلتی گئی[4]

مجھے واپس نہ لے جاؤ ابھی واپس نہ لے جاؤ
میں ہوں ہر لمحہ شاداں گنبدِ خضرا کے سائے میں[5]

---

[4] ریاض ندیم نیازی، خوشبو تیری جوئے کرم، ماورا پبلشرز، لاہور، ۲۰۱۰ء، ص:۷۴
ryāḍ ndym nyāzy, ẖwšbwtyry ğwyy krm,māwrā pblšrz,lāhwr,2010, p:74

[5] ایضاً، ص:78
Ibid, P:78

میں بازارِ نبی میں اپنی ہستی بیچ آیا ہوں
منافع ہی منافع ہے خسارا ہو نہیں سکتا
ندیمِ بے نوا بھی کاش شہرِ مصطفی دیکھے
مدینے سے حَسیں کوئی نظارہ ہو نہیں سکتا[6]
کیا کیا ملی سکون کی دولت نہ پوچھیے
اُن کا خلوص، اُن کی سخاوت نہ پوچھیے[7]

ندیم نیازی کے اِس مجموعۂ نعت پر پاکستان کے مشہور شاعر جناب محشر بدایونی نے جن الفاظ میں اپنے خیالات کا اظہار کیا وہ ملاحظہ فرمائیں:

"ریاض ندیم نیازی نہایت شستہ و پاکیزہ ذوقِ سخن رکھتے ہیں۔ اِس کے ساتھ ساتھ خود بھی اچھے شعر کہتے ہیں۔ اُن کی نعتیں پڑھ کر روح بھی سرشار ہوتی ہے۔ اِس حوالے سے اُن کا نعتیہ کلام بارگاہِ رسالت مآب ﷺ میں جذبات و عقیدت کا خوب صورت اظہار ہے۔"[8]

ریاض ندیم نیازی کی نعتوں میں شگفتگی بھی ہے، سلیس لہجہ بھی اور کوئی فنی لغزش بھی نہیں۔

۲۔ "ہوئے جو حاضر درِ نبی ﷺ پر"

تعارف:

ریاض ندیم نیازی کا دوسرا مجموعۂ نعت "ہوئے جو حاضر درِ نبی پر" ۲۰۱۱ء میں ماورا پبلشرز، لاہور نے شائع کیا اور اِسے فیصل آباد کی ادبی تنظیم نے "نقیبی ادبی ایوارڈ" سے بھی نوازا۔

---

[6] ایضاً، ص:۱۱۷

Ibid, P:117

[7] ریاض ندیم نیازی، خوشبو تیری جوئے کرم، ماورا پبلشرز، لاہور، ۲۰۱۰ء، ص:۱۲۰

ryāḍ ndym nyāzy, ẖwšbwtyry ğwyy krm,māwrā pblšrz,lāhwr,2010, p:120

[8] ایضاً، ص:۱۵

Ibid, P:15

منفرد اندازِ بیاں:

محترم ریاض ندیم نیازی صاحب کے اس مجموعۂ نعت میں شامل نعتوں کو پڑھ کر اندازہ ہوتا ہے کہ شاعرِ موصوف نے روایتی شاعری کو فروغ نہیں دیا اور نہ عمومی شاعری کو آگے بڑھایا ہے بلکہ اُنھوں نے سیرتِ رسولِ اکرم ﷺ کو اپنی نعت گوئی کا مرکز و محور بنایا ہے اور حضورِ اکرم ﷺ کی زندگی کے مختلف گوشوں کو نعت میں اُجاگر کیا ہے اور اُن سے روشنی حاصل کی ہے۔

"ہوئے جو حاضر درِ نبی پر" میں شامل کلام کو بہ غور دیکھنے کے بعد یہ بات مکمل یقین سے کہی جاسکتی ہے کہ اُن کی نعتیں شوکتِ الفاظ سے معمور ہیں۔ ندیم نیازی نے وہی الفاظ منتخب کیے ہیں جو نعت میں استعمال ہونے کے قابل تھے اور جو حضور اکرم ﷺ سے تخاطب کرتے ہوئے اور اپنے دل کا مدعا بیان کرتے ہوئے زبان پر آتے ہیں اُنھی الفاظ کو شاعرِ موصوف نے منظوم پیرائے میں بیان کر کے خوب صورت نعت کا پیکر عطا کر دیا ہے۔ ندیم نیازی کے مذکورہ مجموعۂ نعت سے چند اشعار پیشِ خدمت ہیں:

ہوئے جو حاضر درِ نبی ﷺ پر تصور اُن کا جما جما کر
بڑے ادب سے سفر کیا طے جبیں زمیں پر جھکا جھکا کر[9]

ہے یہ علم و فضل و فکر و آگہی کا راستہ
طاعتِ خیر البشر ہے روشنی کا راستہ[10]

خدا ہے اور ذاتِ مصطفی ہے کریم وہ بھی کریم یہ بھی
ہماری منزل ہے راستہ ہے کریم وہ بھی کریم یہ بھی[11]

آنکھوں میں اگر اُن کی محبت کا ہو سرمہ

---

[9] ریاض ندیم نیازی، ہوئے جو حاضر درِ نبی ﷺ پر، ماورا پبلشرز، لاہور، ۲۰۱۱ء، ص:۴۸
ryāḍ ndym nyāzy, hwyy ǧwḥāḍr dr nby ﷺ pr, māwrā pblšrz,lāhwr,2011, p:48

[10] ایضاً، ص:۵۷
Ibid, P:57

[11] ایضاً، ص:۴۴
Ibid, P:44

ہر شے سے حَسیں اُن کا سراپا نظر آئے[12]
بس اُن کی آرزو میں جیے جا رہا ہوں میں
میری تو ہر خوشی کا حوالہ حضور ہیں[13]

ندیم نیازی کے اِس مجموعۂ نعت پر پاکستان کے مشہور شاعر جناب نصیر ترابی نے جن الفاظ میں اپنے خیالات کا اظہار کیا وہ ملاحظہ فرمائیں:

"خدائے ظرف و حرف نے روزِ ازل جب ہر نفس کے لیے کسی نعمت کو مقدر کیا تھا، تب ریاض ندیم نیازی کے حصے میں نعت کی توفیق آئی تھی۔ اِس اعتباری نسبت سے ریاض ندیم نیازی کا نعت سے ایک بہت قریب کا رشتہ نکل آیا ہے۔ اِس رشتے کی پرورش کے لیے ریاض ندیم رزقِ عشق اور قربِ قدس کی تلاش میں ہمہ حال سرگرداں ہے۔"[14]

ریاض ندیم نیازی کا سارا کلام حق تک رسائی کے لیے سپردگی کی سرشاری سے معمور نظر آتا ہے۔ ریاضتی رتجگوں میں ایک عمر کھپانے کے بعد ریاض ندیم کی اِس سیر کناں سرشاری کو عشق میں درپیش اثبات اور نفی کے مراحل کا ادراک بھی پیش و کم مہیا سا ہو گیا ہے۔ یہ صورتِ حال ریاض ندیم نیازی کو کسی وارداتی یا جذباتی رابطے کی جانب نہیں کھینچ رہی ہے بلکہ یہ رشک آور نوعیت اسے الہامی اشاروں کی ہمرہی میں حضوریت کے حلقے کی طرف کشاں کشاں لے جا رہی ہے۔ حضوریت کا وجودی رقبہ بظاہر مختصر اور محدود سہی، لیکن فکری علاقہ اپنی سرحدوں سے لاتعلق ہوتا ہے۔ ہوئے جو حاضر درِ نبی پر" ریاض ندیم نیازی کا وہ روحانی و عرفانی لنگر خانہ ہے جس سے نیتِ باصواب کے لیے یہ فضلِ ربی و مربی عشق کے سلیقوں کی ایک بے لحاظ تقسیم جاری ہے۔

---

[12] ایضاً، ص:۹۷

Ibid, P:97

[13] ریاض ندیم نیازی، ہوئے جو حاضر درِ نبی ﷺ پر، ماورا پبلشرز، لاہور، ۲۰۱۱ء، ص:۱۰۴

ryāḍ ndym nyāzy, hwyy ğwḥāḍr dr nby ṣly āllh ʿlyh walh wslm pr, māwrā pblšrz,lāhwr,2011, p:104

[14] ایضاً، ص:

Ibid, P:

۳۔ "بحرِ تجلیات"

تعارف:

ریاض ندیم نیازی کا تیسرا نعتیہ مجموعہ "بحرِ تجلیات" بڑا ضخیم اور انتہائی خوب صورت اور دیدہ زیب شائع ہوا ہے جسے ماورا پبلشرز، لاہور نے ۲۰۱۲ء میں شایع کیا۔ اِس مجموعۂ نعت کو بھی فیصل آباد کی ایک ادبی تنظیم نے "نقیبی ادبی ایوارڈ" سے نوازا ہے۔

اشعار کی جامعیت و فصاحت:

"بحرِ تجلیات" میں الفاظ کی تجلیات بھی ہیں اور افکار کی روشنیاں بھی، فکر انگیزی کی ضیائیں بھی ہیں اور بلاغت کے اُجالے بھی، سلاست کی شعاعیں بھی ہیں اور روانی کی کرنیں بھی، فصاحت کی لو بھی ہے اور اعلیٰ خیالات کے جگنو بھی۔ کیوں کہ اگر زیرک محقق، طبّاع شاعر ندیم نیازی کے نعتیہ کلام کا مطالعہ عمیق نظر سے کرتا ہے تو وہ اُس کی فکری وسعتوں میں اُترتا چلا جاتا ہے اور اُسے اُن کی نعتوں میں مضمون آفرینی بھی ملتی ہے اور معنی آفرینی بھی، تخیل کی بلند پروازی بھی نظر آتی ہے اور سوچ کی وسعت اور فکر و نظر کی گہرائی بھی۔

شعریت اور غنائیت کسی بھی قسم کی شاعری کی جان ہیں، ندیم نیازی نے شعریت اور غنائیت کی جان اپنی نعتوں میں ڈال کر اِنھیں جان دار بنا دیا ہے۔ اب اُن کی نعت جامد و ساکت نہیں رہی بلکہ متحرک ہو گئی ہے، اِس کے الفاظ بولتے ہوئے محسوس ہوتے ہیں اور اِن میں زندگی کی رمق نظر آتی ہے۔ ایک عرصے سے جو شاعری پر جمود طاری تھا ندیم نیازی نے اُس جمود کو توڑ ڈالا ہے اور اُس میں جدت کی ایک نئی روح پھونک دی ہے جس سے اُن میں معانی و مفاہیم کا بے کراں سمندر کوزے میں بند ہو گیا ہے اور نغمگی کا فن سمٹ آیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ندیم نیازی کی اکثر نعتیں خوش گلو اور خوش الحان نعت خوانوں نے پڑھی ہیں تو محافلِ میلاد کے مسند نشینان اور سامعین پر ایک سحر طاری کر دیا ہے۔ ندیم نیازی خود بھی خوش الحان اور مترنم آواز کے مالک ہیں، اُنھوں نے بھی اپنی نعتوں کی طرزیں خود بنائی ہیں اور وہ خود بھی محافلِ نعت میں اپنی نعتیں پیش کرتے ہیں تو ایک وجد کا سا سماں باندھ دیتے ہیں اور سامعین سر دھنتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ میں نے اُنھیں جناب ریاض الدین سہروردی کے عرس کے موقعے پر منعقد ہونے والی محافل میں سنا ہے۔

آیئے مذکورہ حمد و نعت سے چند اشعار ملاحظہ کرتے ہیں:

ہم چل پڑے ہیں بحرِ کرم کی طرف ندیم

بحرِ کرم ہے آپ کا ﷺ بحرِ تجلیات[15]
میں چلا آؤں مدینے کہ گرا دے اب تو
جو بھی حائل ہے وہ دیوار مدینے والے[16]
کرتا ہے جب کبھی عشقِ نبی ﷺ کا کوئی سوال
دیتا ہوں اُس کو نعتوں سے میں بھی جواب خوب[17]
میں راستوں کی خاک میں مِل جاؤں شوق سے
کر لیں حرم کی منزلیں مجھ کو اگر قبول[18]
ذکر اُن کا زباں پر ہے تو یاد اُن کی ہے دل میں
رہتے ہیں مرے ذہن و خیالات شگفتہ[19]

ندیم نیازی کے اِس مجموعۂ نعت پر پاکستان کے مشہور شاعر جناب راجا رشید محمود نے جن الفاظ میں اپنے خیالات کا اظہار کیا وہ ملاحظہ فرمائیں:

"تاریخِ شعر و ادب کی زمین پر نعت کے تجرباتی سحاب کا ترشح تو ہوتا ہی رہتا ہے۔ خصوصاً آج کا دور عہدِ نعت ہے۔ ہر شاعر حضور سرورِ کائنات ﷺ کی بارگاہِ بے کس پناہ میں ہدیہ ہائے عقیدت پیش کر رہا ہے۔ بڑے بڑے غزل گو اور غزل پسندِ شعرا نرالے اُسلوب، جدید تشبیہات و استعارات اور نئی لفظیات کے ساتھ نعت کہہ رہے ہیں۔ نعت کے اِس وسیع کینوس پر محبت کے جو رنگ ریاض ندیم نیازی نے بکھیرے ہیں، اُن میں محاسنِ شعری سے

---

[15] ریاض ندیم نیازی، بحرِ تجلیات، ماورا پبلشرز، لاہور، ۲۰۱۲ء، ص:۱
ryāḍ ndym nyāzy, bḥr tğlyāt, māwrā pblšrz,lāhwr, 2012, p:1

[16] ایضاً، ص:۱۲۲
Ibid, P:122

[17] ایضاً، ص:۲۰۰
Ibid, P:200

[18] ایضاً، ص:۳۰۱
Ibid, P:301

[19] ایضاً، ص:۲۰۴
Ibid, P:204

"صاحب سلامت" بھی ملتی ہے، لیکن اساسی طور پر یہ نعتیں عقیدت کے بھرپور اظہار کی حامل ہیں اور یہی غلامیِ سرکار ﷺ کا تقاضا ہے۔"[20]

ریاض ندیم نیازی کا دل صاحبِ الطافِ عمیم حضور رسولِ کریم ﷺ کی محبت کا امین بھی ہے اور پرچارک بھی اور محبت کی اِس خوش بو کے جمالی دھارے زیرِ نظر مجموعے "بحرِ تجلیات" سے پھوٹتے دکھائی دیتے ہیں۔ سبی کے اُفق سے میرے آقا حضور ﷺ سے عقیدت کی ایسی بہار آشنا فصل نظر آرہی ہے جہاں ذہن کے حبس کا گمان تک نہیں ہے اور مجھے یقین ہے کہ اس کی اخضریت قارئین کے دلوں میں ٹھنڈک اُتارتی رہے گی۔

۴۔ "جو آقاﷺ کا نقشِ قدم دیکھتے ہیں"

تعارف:

ریاض ندیم نیازی صاحب کا چوتھا نعتیہ مجموعہ "جو آقا کا نقشِ قدم دیکھتے ہیں" ہے جس کا پہلا ایڈیشن ماورا پبلشرز لاہور نے جنوری ۲۰۱۵ء اور دوسرا ایڈیشن جنوری ۲۰۱۶ء میں شائع کیا۔ اِس مجموعے میں مرزا اسد اللہ خاں غالب کی زمینوں میں ندیم نیازی نے بڑے بھرپور انداز میں نعتیں کہی ہیں جس کے صلے میں اُنھیں پہلے ایڈیشن پر حکومتِ پاکستان کی جانب سے "قومی صدارتی سیرت ایوارڈ" ملا۔ کتاب، طباعت اور مواد دونوں کے لحاظ سے قابلِ تعریف ہے۔

مِرزا غالب کی غزلیہ زمینوں میں نعتیہ شاعری کرنا آسان کام نہیں ہے یہی وجہ ہے کہ اِس مشکل کام کو جن شعرا نے اپنے لیے منتخب کیا اور قابلِ ذکر کام کر گزرے اور کارہائے نمایاں سر انجام دیے اُن کی تعداد دونوں ہاتھوں کی انگلیوں پر گنی جاسکتی ہیں، اور اِن میں ایک اہم اور قابلِ ذکر نام ریاض ندیم نیازی کا بھی ہے۔

---

[20] ریاض ندیم نیازی، بحرِ تجلیات، ماورا پبلشرز، لاہور، ۲۰۱۲ء، ص: ۲۰

ryāḍ ndym nyāzy, bḥr tğlyāt, māwrā pblšrz,lāhwr, 2012, p:20

ندیم نیازی نے جو نعتیں غالب کی زمینوں میں کہی ہیں اُن کی روانی سمندر کی موجوں جیسی سبک رفتار ہے اور سلاست ایسی ہے کہ جیسے ایک لہر کے پیچھے دوسری اور دوسری کے پیچھے تیسری لہر خود بہ خود چلی آتی ہے۔ یہ سب کچھ ایک طویل مدت کی ریاضتِ فن کے بعد فن کار کی ذات میں نمودار ہوتا ہے کہ شعروں میں ہنر کا سلیقہ نظر آتا ہے۔

ندیم نیازی کا یہ پورا مجموعہ مرزا غالب کی زمینوں میں نعتوں پر مشتمل ہے، تمام نعتوں کے مطالعے یہ بات مزید واضح اور عیاں ہو جاتی ہے کہ شاعرِ موصوف کہیں بھی غالب کے مصرعوں سے مرعوب نہیں ہوئے بلکہ اُنھوں نے اصل نعت کا دامن تھامے رکھا ہے اور ڈنکے کی چوٹ پر یہ ثابت کر دیا ہے کہ غالب نے جن الفاظ، قوافی، ردیف اور بحر و وزن میں اپنے محبوب کی تعریف کی ہے اُنھی الفاظ، قوافی اور وزن و بحر میں اللہ رب العزت کے محبوب حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی تعریف بھی احسن طریقے سے کی جاسکتی ہے اور یہی تقدیسی شاعری زندہ رہنے والی ہے۔ آیئے مِرزا غالب کی زمینوں میں ندیم نیازی کے چند نعتیہ اشعار ملاحظہ کرتے ہیں:

عالم کا ہر اِک ذرّہ یہی بول رہا ہے
بس ایک خدا، ایک خدا، ایک خدا ہے[21]

سکھاتا ہے ہمیں کردار یہ شاہِ رسولاں کا
کہ بڑھ جاتا ہے رتبہ عاجزی سے اور انساں کا

زائروں کے سدا پاؤں مجھے چھوتے جاتے
میں مدینے کی کسی راہ کا سبزہ نہ ہُوا[22]

طیبہ کے راستے میں کہیں کھو گیا ہے دل

---

[21] ریاض ندیم نیازی، جو آقا ﷺ کا نقشِ قدم دیکھتے ہیں، ماورا پبلشرز، لاہور، ۲۰۱۵ء، ص:۳۱
ryāḍ ndym nyāzy, ğw aqā (PBUH) kā nqš qdm dykhty hyn, māwrā pblšrz, lāhwr, 2015ʾ, p:31

[22] ریاض ندیم نیازی، جو آقا ﷺ کا نقشِ قدم دیکھتے ہیں، ماورا پبلشرز، لاہور، ۲۰۱۵ء، ص:۶۶
ryāḍ ndym nyāzy, ğwaqā(PBUH) kā nqš qdm dykhty hyn ,māwrā pblšrz,lāhwr,2015, p:66

اچھا ہُوا کہ مجھ کو کہیں مِل نہیں رہا

چھوٹے نہ میرے ہاتھ سے دامن حضور کا

رکھنا غلام اُن کا ہی میرے خدا مجھے

ندیم نیازی کے اِس مجموعۂ نعت پر پاکستان کے مشہور شاعر ڈاکٹر خورشید رضوی نے جن الفاظ میں اپنے خیالات کا اظہار کیا وہ ملاحظہ فرمائیں:

جب ندیم نے لکھی، نعتِ مصطفی ﷺ دل سے

غنچے کی طرح دل کو پھر کھلا ہُوا پایا[23]

ریاض ندیم نیازی نے اِس شعر میں کمال ایجاز کے ساتھ نعت گوئی کی اساس تعین کرتے ہوئے، کوششِ نعت کے حقیقی صلے کی نشان دہی بھی کر دی ہے۔ جذبے کی یہ صداقت اور غنچۂ دل کی یہ شگفتگی اِس مجموعۂ نعت میں خوش بو کی طرح بسی ہوئی ہے۔

ریاض ندیم نیازی کے ہاں ریاضتِ فن بھی صاف نظر آتی ہے اور قدرتِ کلام بھی (جس کا ثبوت غالب کی زمینوں میں طبع آزمائی سے ملتا ہے) تاہم نعت ریاضت اور قدرت دونوں سے ماورا "چیزے دِگر" کا بھی مطالبہ کرتی ہے، یعنی ایک جذبِ والہانہ جس کے بغیر شاخِ سخن کو بادِ سحر گاہی کا نم میسر نہیں آتا۔ ریاض ندیم نیازی کے دل سے پھوٹتا ہُوا یہ "نم" قاری کی آنکھ تک پہنچنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔

۵۔ "چمن زارِ حمد و نعت"

تعارف:

ریاض ندیم نیازی کا پانچواں نعتیہ مجموعہ "چمن زارِ حمد و نعت" کے نام سے پہلا ایڈیشن دسمبر ۲۰۱۸ء میں اور دوسرا ایڈیشن ۲۰۲۰ء میں ماورا پبلشرز لاہور سے شائع ہوا، اِس نعتیہ مجموعہ کے دونوں ایڈیشنوں پر "قومی صدارتی سیرت ایوارڈ" ۲۰۱۹ء اور قومی صدارتی سیرت ایوارڈز ۲۰۲۰ء ملا۔

---

[23] ایضاً، ص:۱۳

Ibid, P:13

اسلوب:

اِس حمدیہ و نعتیہ مجموعے کی انفرادیت یہ ہے کہ اِس میں جس وزن و بحر اور قوافی و ردیف میں حمدیں لکھی گئی ہیں اُسی میں نعتیں بھی موجود ہیں۔ حمد و نعت کی تخلیق کا یہ اہتمام پہلی بار میری نظر سے گزرا ہے اور یہ کیا ہی خوب اہتمام ہے، یعنی جن قوافی، ردیف، وزن اور بحر میں اللہ رب العزت کی حمد و ثنا کی گئی ہے اُسی میں اُس کے پیارے محبوب حضرت محمد مصطفی ﷺ کی مدحت و نعت بھی کہی گئی ہے، جس طرح لوحِ محفوظ پر اللہ (عزوجل) کے نام کو محمد ﷺ کے نام سے جدا نہیں کیا گیا، اِسی طرح شاعرِ موصوف نے حمد سے نعت کو پورے مجموعے میں منسلک رکھا ہے اور اِس خوب صورت انداز سے کہ "یارب العالمین" کے عنوان سے دائیں صفحہ پر حمدِ باری تعالیٰ ہیں اور بائیں صفحہ پر یعنی بالکل اِس کے سامنے سلیقے سے "یارحمت للعالمین" کے عنوان سے نعتِ رسولِ مقبول ﷺ یعنی نور کا آئینہ حمد ہے اور اِس نورانی آئینے میں نورِ محمدی ﷺ نعت ہے۔

آیئے اِس انداز کے چند حمدیہ اور نعتیہ اشعار ملاحظہ کرتے ہیں:

حمد:

ہر طرف تیری ہی قدرت کا تماشا دیکھوں
جس طرح آنکھ اُٹھے بس ترا جلوہ دیکھوں[24]

نعت:

آرزو ہے تیرے روضے کا میں جلوہ دیکھوں
دو جہاں کا ہے جو حاصل وہ نظارہ دیکھوں

حمد:

مِری سوچوں مِرے خوابوں میں تُو ہے
فقط اللہ ھو، اللہ ھو ہے

نعت:

---

[24] ریاض ندیم نیازی، چمن زارِ حمد و نعت، ماورا پبلشرز، لاہور، ۲۰۱۸ء، ص:۴۹
ryāḍ ndym nyāzy, čmn zār.ḥmd w nʿt, māwrā pblšrz,lāhwr,2018, p:49

مجھے نعتِ نبی ﷺ کی جستجو ہے
نوائے فکر میری مشک بو ہے

حمد:

تا قیامت رب کو سمجھا جائے گا
کیا سمجھ میں پھر بھی وہ آ جائے گا

نعت:

جب ندیمِ خستہ طیبہ جائے گا
راستے بھر نعت پڑھتا جائے گا[25]

ندیم نیازی کے اِس مجموعۂ نعت پر پاکستان کے مشہور شاعر جنابِ سلیم کوثر نے جن الفاظ میں اپنے خیالات کا اظہار کیا ہے وہ ملاحظہ فرمائیں:

"ریاض ندیم نیازی اپنے اندر بزمِ نعت سجائے، عقیدت اور محبت کے جذبوں سے سرشار شہر شہر سفر کرتا ہے۔ اپنی والہانہ عقیدت سے لب ریز مہکتے نعتوں کے گل دستے پیش کرتا ہے۔ بزمِ نعت میں آنے کا اعزاز نامہ دیتا ہے اور ملنے جلنے والوں کو نعت کی فضاؤں میں آباد رکھتا ہے۔ بس میں اِس کا قاری بھی ہوں اور سامع بھی۔ جن کے لبوں پر نغمۂ نعتِ نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم) ہو اور دلوں کی دھڑکنوں میں درود و سلام کی رم جھم آب شار بن کر جاری ہو وہ بہت خوش نصیب، باکمال اور وفاداریوں کے عجیب منصب پر فائز ہوتے ہیں۔ ریاض ندیم نیازی اِن تمام رُتوں کا رمز آشنا ہے۔ اللہ تعالیٰ اِسے حمد و نعت کے نئے ذائقوں سے آشنا کرتا رہتا ہے۔ ذرا پہلے غالب کی زمینوں میں اِس کا مجموعۂ نعت شایع ہو کر اہلِ محبت کے درمیان پڑھا گیا اور مقبول ہُوا۔ اب ایک سی زمینوں میں حمد و نعت کہی گئی ہیں۔ ریاض ندیم نیازی ہمیں حمد و نعت کی بابرکت اور خوب صورت مہکتے لمحوں کی پاکیزگی سے جوڑے رکھتا ہے۔ اِس کی محبت دیدنی ہے"[26]

---

[25] ریاض ندیم نیازی، چمن زارِ حمد و نعت، ماورا پبلشرز، لاہور، ۲۰۱۸ء، ص:۶۷
ryāḍ ndym nyāzy, čmn zār.ḥmd w nʿt, māwrā pblšrz,lāhwr,2018, p:47

[26] ریاض ندیم نیازی، چمن زارِ حمد و نعت، ماورا پبلشرز، لاہور، ۲۰۱۸ء، ص:۱۸

المختصراً ریاض ندیم نیازی صاحب کا کوئی بھی نعتیہ مجموعہ اُٹھالیں اُس میں سادگی کا حُسن، اظہارِ بیان کی لطافت اور روزمرہ بول چال کے اشعار مل جائیں گے کیوں کہ روزمرہ بول چال کے الفاظ ہی کسی زبان کو آگے بڑھانے اور زندہ رکھنے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں، یہی وجہ ہے کہ شاعرِ موصوف کے نعتیہ اشعار میں روانی و سلاست اور غنائیت غضب کی در آئی ہے۔

تجاویز و سفارشات

ریاض ندیم نیازی فن نعت گوئی کا وہ جگمگ کرتا ستارہ ہیں کہ جنہوں نے اپنے تبحرِ علمی اور عشقِ مصطفیٰ ﷺ کے بے کنار سمندر میں غرقابی کے ذریعے نعتیہ اشعار کا وہ ذخیرہ پیش کر دیا کہ رہتی دنیا تک جو اپنی مثال آپ رہے گا آپ کی حیات و نعت گوئی کے عمیق مطالعے کے بات مندرجہ ذیل نکات سامنے آتے ہیں:

۱- ریاض ندیم نیازی صاحب نے سادہ مگر پر وقار اسلوب اپناتے ہوئے سیرتِ مصطفیٰ ﷺ کو عشقِ خیر البشر ﷺ کے منظوم دیوان کی صورت میں پیش کر دیا ہے۔

۲- آپ کے کلام میں جابجا جدت کے رنگ نمایاں ہیں، جدت بھی وہ کہ ادب و مؤدت نے جس کا ساتھ نہ چھوڑا ہو، لہٰذا آپ کی شاعری کا موازنہ قدیم و جدید شعرا کے کلام کیا جانا چاہیے تاکہ ہر دور میں موجود ان کے کلام کی نہ صرف انفرادیت، بلکہ عصری معنویت اور عصری اندازِ سخن سے ان کی مطابقت بھی واضح ہو سکے۔

۳- آپ کے کلام کا موضوعاتی جائزہ لینا چاہیے کیونکہ آپ نے سیرتِ مصطفیٰ ﷺ کے حوالے سے بیش بہا مضامین کو موضوعِ سخن بنایا ہے۔

---

ryāḍ ndym nyāzy, čmn ḏār.ḥmd w nʿt, māwrā pblšrz,lāhwr,2018ʾ, p:18